از: سید محمد سلمان چشتی ر ولیعہد خانقاہ چشتیہ شیخپورہ نوادہ

پیرزادۂ سلطان الہند، قطب العصر، محبوب اللہ

حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی بھکری ثم شیخپوروی قدس سرہٗ

آں گنجینۂ فیوض و برکات آں مخزن سعادت وحسنات

آں مقتدائے اہل بہشتی حضرت خواجہ عبداللہ چشتی

قدس سرہ العزیز

سلسلہ چشتیہ میں بے شمار صوفیائے کرام نے اپنی ذات کی نفی کر کے انسانیت کی بےلوث خدمت کو اپنا کر حکم خدا کی تکمیل کی، ایسے ہی صوفیائے عظام میں ایک معتبر نام قطب العصر حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کی ذات گرامی کا بھی ہے، جو بحر شریعت کے غواص، میدان طریقت کے معتمد خاص اور سلاسل طریقت میں مشرب ومشائخ چشت کے طریقہ پر گامزن تھے۔

آپ کا اسم گرامی سید عبداللہ لقب قطب العصر، پیرزادۂ سلطان الہند ہے۔

آپ کی ولادت وسعادت قدیم بھکر سندھ میں ہوئی، وہیں بزگان خاندان کے سایہ جملہ علوم وفنون کی تحصیل فرمائی، آپ کا سنہ ولادت و وصال کا ذکر تلاش بسیار کے باوجود حاصل نہ ہوسکا، البتہ تمام تذکرہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ آپ کی صوبہ بہار میں آمد آٹھویں صدی ہجری کے اواخر میں ہے۔

خاندانی شرف

حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کا خاندان علمی و عرفانی اعتبار سے امتیازی حیثیت کا حامل ہے، آپ کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں میں سلسلہ چشتیہ کے امام و پیشوا قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ متفی ۵۲۷ھ سے جاملتا ہے۔ وہ نسب پدری یہ ہے:

خواجہ سید عبداللہ چشتی بن خواجہ سید اسداللہ چشتی بن خواجہ سید برہان الدین چشتی بن خواجہ عبدالرحمٰن چشتی خواجہ سید محمد جان چشتی بن خواجہ سید سمعان ثانی چشتی بن خواجہ سید منصور چشتی خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدست اسرارہم۔ کنزالانساب

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہٗ اپنے وقت کے قطب الاقطاب، صاحب اصرار، معدن الانوار اور مشائخ چشت کے شیخ الشیوخ ہیں، نواح چشت و بلخ تک آپ کے دو ہزار سے زائد خلفاء اور بے شمار مریدین تھے، آپ کو خرقہ و خلافت اپنے والد حضرت خواجہ سید ابو یوسف چشتی قدس سرہ سے حاصل ہوا تھا، آپ سرکار غریب نواز کے پردادا پیر ہیں، آپ کی اولاد و امجاد کو سادات مودودی کہا جاتا ہے، آپ صحیح نسب سادات حسینی کاظمی ہیں۔ سلسلہ نسب حسب ذیل ہے: خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی بن خواجہ ابو یوسف چشتی بن خواجہ سمعان چشتی بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ حسن بن خواجہ عبداللہ بن سید حسین اصغر بن سیدنا امام علی نقی بن سیدنا امام علی تقی بن امام ولی رضا بن سیدنا امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن سیدنا مولی علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اقتباس الانوار

کتاب الانساب میں لکھا ہے کہ جس وقت حجاج بن یوسف نے عرب و عجم کے اکثر سادات کو قتل کرنا

شروع کیا تو بعض حضرات سادات نے جلاوطنی کیا ختیار کر کے جو سادات چشتیہ کے سردار تھے، ہجرت فرما کر چشت اور خراسان کے علاقوں میں سکونت اختیار کر لی، چوں کہ اس علاقے کی آب و ہوا سلطان فرستانہ کو موافق آ گئی، اس لئے مستقل طور پر وہاں مقیم ہو گئے، اور اسی علاقے میں حضرت خواجہ سید ابو احمد ابدال جو سلطان فرستانہ کی اولاد سے وجود میں آئے، خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کی ایک بیٹی تھی، جن کا نام عصمت خاتون تھا، وہ نہایت عبادت گزار تھیں اور اپنے بھائی خواجہ ابو احمد چشتی کے ساتھ عبادت کرتی تھیں، وہ اپنے بھائی کی خدمت میں اس قدر منہمک تھیں کہ شادی بیاہ کو ترک کر دیا تھا، ایک رات حضرت سرور کائنات ﷺ کی روحانیت نے ان کو خبر دی کہ فلاں مقام پر ایک مرد رہتا ہے جس کا نام محمد سمعان ہے اور تمام ظاہری و باطنی فضائل سے آراستہ و پیراستہ ہے، میرے جگر گوشہ امام حسین بن علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں سے ہے، اس کو تلاش کرو اور اس سے عقد نکاح کر لو کیونکہ اس سے سادات علی نسبت وجود میں آئے ہیں، چنانچہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہٗ نے اپنا خادم بھیج کر سید محمد سمعان کو بلوایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنی ہمشیرہ کا عقد نکاح ان کے ساتھ کر دیا، حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہٗ، سید محمد سمعان کے فرزند ہیں اور خواجہ سید قطب الدین چشتی کے والد ہیں۔
(بحوالہ اقتباس الانوار)

حضرت خواجہ سید مودود چشتی کی اولاد کثیر تھے، ان تمام صاحبزادگان اپنے والد کے تربیت وفیض یافتہ تھے، آپ کے دو صاحبزادے کے اسماء یہ ہیں:

(۱) حضرت خواجہ سید احمد نجم الدین مشتاق چشتی مودودی قدس سرہ جو والد کے بعد مسند سجادگی فائز ہوئے۔

(۲) حضرت خواجہ سید منصور چشتی مودودی قدس سرہٗ ہیں ان کی اولاد میں بانی خانقاہ چشتیہ خواجہ سید عبداللہ

چشتی مودودی بھکری ثم شیخ پوروی قدس سرہٗ ہیں۔

حضرت خواجہ سید منصور چشتی مودودی کے فرزند خواجہ سید سمعان ثانی چشتی اوران کے فرزند حضرت سید السادات خواجہ سید محمد جان چشتی مرید وخلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قدست اسررہم۔

تذکرہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خراسان اوراس کے نواح کے اکثر مشائخ وصوفیہ فتنہء چنگیز وتا تار سے پریشان ہوکر ہندوپاک کے علاقے میں سکونت اختیار کئے تھے، راقم الحروف سلمان چشتی کا قیاس ہے کہ حضرت سید السادات خواجہ سید محمد جان چشتی مودودی قدس سرہ بھی اسی زمانے میں چشت سے ہجرت فرما کر ٹھٹہ قدیم بھکر علاقہ سندھ میں اقامت گزیں ہو گئے ہوں گے، حضرت سید السادات خواجہ محمد جان چشتی قدس سرہ کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی چشتی دھلوی قدس سرہ سے خرقہء خلافت حاصل ہوا تھا، اورآپ کے فرزند وخلیفہ حضرت خواجہ سید عبدالرحمٰن چشتی اوران کے فرزند وخلیفہ خواجہ سید برہان الدین چشتی اوران کے فرزند وخلیفہ حضرت خواجہ سید اسداللہ سلطان گنج نشیں چشتی بھکری والد خواجہ سید عبداللہ چشتی بھکری قدست اسرارہم۔

حضرت خواجہ سید اسداللہ چشتی سلطان گنج نشیں چشتی بھکری قدس سرہ، ولایت ودرویشی میں کے جامع اورصاحب باکمال بزرگ تھے، یادگاراحمدی میں کہ آپ اپنے فرزند خواجہ سید عبداللہ چشتی بھکری قدس سرہ سے قبل بہار تشریف لائے تھے اوریہاں گوشہء تنہائی میں رہ کر یادالٰہی میں مصروف تھے، آپ اپنے فرزند خواجہ قطب العصر کی تلاش میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہ سے شرف وملاقات کرتے ہوئے شیخپورہ نوادہ تشریف لائے اوریہیں اسودہ خواب ہوئے، آپ کا مزارشریف اسی بستی میں خواجہ قطب العصر کے روضہ سے بجانب مغرب تھوڑے فاصلے پرواقع ہے۔

حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کی صوبہ بہار، میں آمد:

بہار شریف میں حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ متوفی ۷۸۶ھ کی خانقاہ معظم نے پوری اسلامی دنیا کے نقشے پر بہار شریف کو مرکز نگاہ بنادیا، حضرت مخدوم جہاں اپنی علمی و اصلاحی، تصرفات روحانی اور مکتوب وملفوظات کے ذریعے دنیائے تصوف میں متعارف ہوچکے تھے، اور تشنگان علم وعرفان جوق در جوق روحانی تعلیم سے لبریز ہونے کے لئے یہاں کا رخ کیا، اسی دور کے مشائخ میں خانوادۂ چشت کے فرد فرید حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی قدس سرہٗ بھی ہیں۔ آپ اپنے مولد وطن ٹھٹہ بھکر سے مختلف مقامات کی سیر وسیاحت کرتے ہوئے خدمت دین کا جذبہ لیکر مع اہل عیال بہار شریف میں حضرت مخدوم جہاں کی خانقاہ معظم میں تشریف لائے، اوران کے شرفائے معرفت سے سرشار ہوئے، کچھ عرصہ کے بعد مخدوم جہاں نے اپنا عصا دیکر ارشاد فرمایا، آپ یہاں سے جنوب کی جانب روانہ ہوں اور جس جگہ اس عصا کے نصب سے کوئی علامت ظاہر ہو وہیں آپ کا مقام ہے، چناچہ آپ نے بہار شریف سے جنوب کی طرف روانہ ہوئے اور ایک جگہ کھرانٹھ، نام کے گاؤں میں شب گزاری لیکن وہاں کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی، جس بناپر پھر رخت سفر باندھ کر آگے بڑھے، بہار شریف سے ۱۴ کوس دور جنوب کی جانب بھر قیام پذیر ہوئے اور اسی شب عصا کو نصب کیا، صبح جب نکالا گیا تو چشمہ جاری ہوگیا، جسے دیکھ کر مستقل قیام کا ارادہ فرمایا اور یہیں یاد الٰہی میں مشغول ہوگئے۔

مولف کنز الانساب تحریر فرماتے ہیں:

مشہور باد حضرت خواجہ عبداللہ چشتی ابن خواجہ سید اسداللہ چشتی از اولاد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی، از مقام ٹھٹہ بھکر وارد این نواح ودیار شرقی شدند خبر سیاحت ایشان سنیدہ بزرگوار ایشان نیز مع اہل و عیال تشریف آوردند درین دیار ایشان امنزوی یافتند بقریہ شیخپورہ خرد پرگنہ نرہٹ ضلع بہار آخر کار درانجا

صورت اقامت بست مرید و معتقد شدند آنجوار خانقاہ و مسجد کردند طیار فرامین بطور آئمہ حاصل کردند دہ یازدہ چکوگ جہت اوقات صرف وارد صادر چون نذر گذرانید ند سلاطین وقت تصور یدہ بہر کفایت اہل و عیال کردند قبول۔

حضرت قطب العصر نے اس خطے کو اپنا مستقر بنا کر لاکھوں بندگان خدا کی نجات کا ذریعہ بنے، جہاں یہ بستی کفر و ضلالت اور بت پرستی کا مرکز تھا، بنوت قوم کی حکمرانی تھی اور یہ راجہ کا دارالخلافہ تھا، یہاں جب آپ نے رشد و ہدایت کا کام شروع کیا تو علاقہ راجہ نے اور نے آپ کی مخالفت کی اور پاداش میں عتاب خداوندی کے شکار ہوئے، بعد ازاں آپ کی تعلیمات، تصرفات باطنی اور قوت روحانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بشوق حلقہء بگوش اسلام ہوتے گئے۔ یہ قصبہ آپ کی آمد کے بعد ''شیخ پورہ'' کے نام سے مشہور ہو گیا۔

خواجہ کنواں

حضرت قطب العصر کی آمد کے بعد جس جگہ سے پانی کا چشمہ جاری ہوا تھا، اسی مقام پر ایک بڑا کنواں تیار ہو گیا تھا، جو آپ کی طرف منسوب ہو کر ''خواجہ کنواں'' کے نام سے آج تک مشہور و معروف ہے، اور اس خواجہ کنواں سے صدیوں تک دور دراز سے آنے والے زائرین اور عوام و خواص بطور تبرک پانی لے جاتے اور شفایاب ہوتے رہے، لیکن زمانے کے حوادث نے اس خواجہ کنواں کو پردہ گمنامی میں ڈال دیا۔

اہل و عیال

آپ کی ایک محل مبارک حضرت بی بی رکن صاحبہ کے بطن پاک سے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی متولد ہوئیں، پسر اکبر حضرت خواجہ سید نصیر الدین المعروف بہ شاہ صلاح الدین چشتی قدس سرہٗ، پسر خرد

حضرت خواجہ سید قطب الدین قطب ثانی چشتی قدس سرہ، صاحبزادی حضرت بی بی صالحہ صاحبہ زوجہ حضرت ہیبت العشاق خواجہ سید عاشق چشتی قدس سرہ خلیفہ حضرت قطب العصر، یہ لوگ آپ کے ہمراہ تشریف لائے تھے، ان تمام بزرگوں کے مزارات اسی بستی میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

بیعت وخلافت

حضرت قطب العصر قدس سرہ مختلف مشائخ کی صحبت میں رہیں، لیکن بیعت وخلافت اپنے والد حضرت خواجہ سید اسد اللہ چشتی قدس سرہ سے تھی، اور خواجہ سید اسد اللہ چشتی قدس سرہ کو آباو اجداد سے دست بدست سلسلہ چشتیہ قطبیہ میں خلافت حاصل تھی، سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت خواجہ گیسودراز قدس سرہ کے واسطہ سے اجازت حاصل تھی، دونوں سلسلوں کی اجازت وخلافت آج بھی خانوادۂ چشتیہ میں مروج ہے۔

سلسلہ چشتیہ قطبیہ

حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی بھکری قدس سرہ
حضرت خواجہ سید اسداللہ سلطان گنج نشیں چشتی بھکری قدس سرہ
حضرت خواجہ سید برہان الدین چشتی مودودی قدس سرہ
حضرت خواجہ سید عبدالرحمٰن چشتی مودودی قدس سرہ
حضرت سید السادات خواجہ سید محمد جان چشتی مودودی قدس سرہ
حضرت قطب الارشاد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ
حضرت سلطان الہند خواجہ سید معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ

سلسلہ چشتیہ نظامیہ

حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی بھکری قدس سرہٗ

حضرت خواجہ سید اسداللہ چشتی بھکری قدس سرہ

حضرت خواجہ میراں سید راجا خفی قدس سرہ

حضرت خواجہ درویش دلریش چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ ابوداؤد چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ حبیب اللہ چشتی قدس سرہ

حضرت خواجہ گیسودرز بندہ نواز قدس سرہ

حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی قدس سرہ

حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ

حضرت خواجہ بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ

قیام خانقاہ

دنیا میں جہاں بھی کسی خطہ میں دین اسلام کا فروغ ہوا تو اولیائے کرام کی کاوش اور محبت کی بدولت ہوا، جب بھی کسی ولئی کامل نے کسی دوردراز علاقہ میں جاکر تبلیغ اسلام کی خاطر قیام کیا تو اس ولئی کامل کی اردگرد بہت سے طالبان مولیٰ جمع ہونے لگے، ان طالبان مولیٰ کی باطنی تربیت کے لئے ایک خاص جگہ

تشکیل دی گئی، تاکہ دور دراز سے آنے والے تشنگان علم وعرفان صحبت صوفیا میں رہنے کی زیادہ سے زیادہ موقع فراہم ہوں، اس خاص جگہ کا نام خانقاہ رکھا گیا۔

حضرت قطب العصر قدس سرہ کا شیخ پورہ نوادہ میں مستقل قیام کے بعد علاقہ کے راجہ نے آپ کو اپنا بیٹھکا جو ٹیلہ نما جگہ ہے، اسے خراج عقیدت میں پیش کیا، جہاں آج بھی آپ کی اولاد وامجاد آباد ہیں، اسی مقام پر حضرت قطب العصر نے خانقاہ اور حجرہ کی تعمیر فرمائی، خانقاہ میں محافل ذکر وفکر اور روحانی تربیت فرماتے اور حجرہ شریف میں حضرت قطب العصر اور بعد کے سجادگان حضرات عبادت و ریاضت اور اوراد و وظائف میں اوقات صرف کرتے تھے، اسی خانقاہ میں پانچ پتھر بھی اب تک محفوظ ہے جس پر خواجہ قطب العصر اور آپ کے ہمراہ حضرات نماز پنج گانہ ادا کرتے تھے۔

خانقاہ چشتیہ سرزمین صوبۂ بہار کی سب سے قدیم چشتی خانقاہ ہے، اس خانقاہ کے قیام و بنا کو تقریباً چھ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔ حضرت قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کی اس خانقاہ عالیہ چشتیہ سے سینکڑوں صوفیائے کرام پیدا ہوئے، جنہوں نے اپنے چراغ اسی شمع ہدایت سے روشن کئے اور دنیا میں درخشندگی پھیلائی۔

آپ کا عرس مبارک آپ کے وفات کیی تاریخ میں پوری شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے، ہزاروں کی تعداد میں بندگان خدا حاضر ہوکر فیضان چشتیہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ مزار شریف اسی بستی شیخپورہ نوادہ میں زیارت گاہ خلائق ہے۔